بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

بلاشبہ جھینگا مچھلی حلال ہے؟

تحریر: شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

اسلامک دعوۃ سنٹر، مسرہ۔طائف

بلاشبہ جھینگا مچھلی حلال ہے

جھینگا مچھلی کے متعلق عوام میں غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں ، اس کی وجہ علماء کے درمیان مختلف قسم کے فتاوے ہیں ، کسی نے جھینگا کو مچھلی کہا، کسی نے مچھلی نہیں مانا۔ کسی نے اس کا کھانا جائز کہا، کسی نے ناجائز کہاتوکسی نے مکروہ تحریمی کہا۔یہ مختلف قسم کے فتاوے لوگوں کے لئے الجھن کا سبب بنے ہوئے ہیں، میں نے اس الجھن کو دور کرنے کی ایک چھوٹی کوشش کی ہے۔

اس مسئلہ کو سلجھانے کے لئے سب سے پہلے دریائی حیوانوں اور مچھلیوں کے متعلق شریعت کا حکم دیکھنا پڑے گا۔قرآن کریم میں اللہ تعالی کا فرمان ہے:

أُحِلَّ لَكُمۡ صَيۡدُ ٱلۡبَحۡرِ وَطَعَامُهُۥ مَتَٰعٗا لَّكُمۡ وَلِلسَّيَّارَةِۖ وَحُرِّمَ عَلَيۡكُمۡ صَيۡدُ ٱلۡبَرِّ مَا دُمۡتُمۡ

حُرُماً وَاتَّقُواْ اللّهَ الَّذِيَ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ [المائدة : 96]

ترجمہ: ترجمہ: تمہارے لئے دریا کا شکار پکڑنا اور اس کا کھانا حلال کیا گیا ہے، تمہارے فائدے کے واسطے اور مسافروں کے واسطے اور خشکی کا شکار پکڑنا تمہارے لئے حرام کیا گیا جب تک تم حالت احرام میں رہو اور اللہ تعالی سے ڈرو جس کے پاس جمع کئے جاؤ گے۔

اس آیت میں محرم (جو حالت احرام میں ہو) کا حکم بتایا جارہے کہ وہ احرام میں صرف دریا کا شکار کر سکتا ہے ، جب تک احرام میں ہے وہ خشکی کا شکار نہیں کر سکتا۔

آیت کا لفظ "صید "عام ہے جو دریا کی مچھلیوں سمیت تمام قسم کے حیوانوں کو شامل ہے۔اور "البحر" سے مراد ہر قسم کے پانی کا اسٹور خواہ تالاب ہو، ندی ہو، نالہ ہو، دریا ہو، سمندر ہو۔اس آیت کا مفہوم یہ ہوا کہ وہ حیوان خواہ جانور ہو یا مچھلی جو پانی میں ہی زندگی بسر کرتا ہو، پانی کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا وہ سب شکار میں داخل ہے اور اس کا کھانا ہمارے لئے حلال ہے۔

اسی طرح حدیث میں ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے سمندر کے پانی کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

هوَ الطَّهورُ ماؤُهُ الحلُّ ميتتُهُ (صحيح ابن ماجه:316)

ترجمہ: سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔

اس حدیث میں دو باتوں کا ذکر ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ سمندر کا پانی پاک ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ سمندر کا میتہ (مردار) حلال ہے۔ یہ میتہ کیا ہے ؟ اس سے کیا مراد ہے اس کی وضاحت دوسری حدیث رسول ﷺ سے ہو جاتی ہے۔

نبی ﷺ کا فرمان ہے:

أحلَّت لكُم ميتتانِ ودَمانِ ، فأمَّا الميتَتانِ ، فالحوتُ والجرادُ ، وأمَّا الدَّمانِ ، فالكبِدُ والطِّحالُ (صحيح ابن ماجه: 2695)

ترجمہ: تمہارے لئے دو مردار اور دو خون حلال قرار دیئے گئے ہیں۔ مردار سے مچھلی اور ٹڈی مراد ہیں جبکہ خون سے جگر اور تلی مراد ہیں۔

اب بات واضح ہوگئی کہ سمندر کی مری ہوئی مچھلی ہمارے لئے حلال ہے۔ اس حدیث سے ایک مسئلہ اور بھی واضح ہوگیا کہ جب مردار مچھلی جائز ہے تو زندہ مچھلی خواہ کسی قسم کی ہو بدرجہ اولی جائز ہے۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ سمندر میں پائی جانے والی ہر قسم کی مچھلی کا شکار کرنا اور اس کا کھانا ہمارے لئے جائز ہے۔

کیا جھینگا مچھلی نہیں ہے؟

اب ہم یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ حنفیہ نے شک کی وجہ سے جھینگا نہ کھانا احوط کہا اور اس کا کھانا مکروہ تحریمی لکھا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ تلاش کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض حنفیہ کے یہاں جھینگا مچھلی میں شمار نہیں ہوتی، یہ ایک جانور ہے اور حنفیہ کے یہاں مچھلی کے علاوہ سمندر کا کچھ بھی حلال نہیں جیسا کہ البدائع، فتاوی ہندیہ اور در مختار میں لکھا ہے۔ حالانکہ ائمہ ثلاثہ کے یہاں جھینگا پہ کوئی کلام نہیں۔

جھینگا کو عربی میں جمبري ، إِرْبِيَان ، رُوبِيَان ، قُرَيْدِس ، قَمرون اور بُرْغوث البحر وغیرہ ۔ انگریزی میں Prawns اور Shrimp ، اٹلی میں Gambero ، رومی میں ,Cammarus اسپانی میں ,Camaron ترکی میں Karides ، فرنسی میں Crevettes کہتے ہیں۔ اس کی تقریبا دو ہزار اقسام پائی جاتی ہیں۔

لغت کی کتاب، طب کی کتاب اور علم الحیوان کی کتاب دیکھنے سے علم ہوتا ہے کہ ان ساری جگہوں میں جھینگا کو مچھلی کی ہی قسم لکھا ہے۔ قدیم وجدید کتب لغت وطب میں بھی جھینگا مچھلی کے طور پہ ملتی ہے۔ ابن بیطار نے اسے اربیان وروبیان لکھا ہے۔ صاحب بن عباد نے اس کا وصف بتلایا ہے کہ یہ ٹیڑھی انگلی کی طرح لال مچھلی ہے۔ جوہری اور فیروزآبادی نے سفید کیڑے کی طرح بتلایا ہے۔ دمیری نے چھوٹے قسم کا لال رنگ والا کہا ہے۔ داؤد انطاکی نے بہت پیر والا لال رنگ کا کیکڑے کی طرح مگر اکثر گوشت والا کہا ہے ۔ان ساری کتب میں مچھلی کی حیثیت سے اس کا وصف بتلایا ہے۔

تکملۃ المعاجم العربیۃ از مستشرق رینہارت آن دوزی (221/8) میں قریدس کا وصف مصر کے روبیان سے ذکر کیا ہے۔ محیط المحیط از پطرس بستانی (متوفی: 1300ھ) صفحہ 725 پر قریدس کے متعلق لکھا ہے: القریدس: سمکۃ صغیرۃ بقدر الجرادۃ أو أکبر قلیلا وتشبھھا. یعنی قریدس (جھینگا) ایک چھوٹی مچھلی ہے جو ٹڈی کے مثل یا اس سے تھوڑی بڑی اور اس کے مشابہ ہوتی ہے۔

معجم الالفاظ الزراعیۃ از مطففی شہابی (مکتبہ لبنان) صفحہ 197 پر یہ عبارت ہے۔ الاربیان: ضرب من السمک وھوالقریدس فی الشام والجمبری فی مصر۔ یعنی اربیان (جھینگا) ایک قسم کی مچھلی ہے، ملک شام میں اسے قریدس اور مصر میں جمبری کہتے ہیں۔

ابو بکر بن درید (متوفی: 321ھ) نے جمھرۃ اللغۃ (1236/3) میں لکھا ہے: الاربیان: ضرب من الحیتان یعنی اربیان (جھینگا) مچھلی کی ایک قسم ہے۔ زبیدی نے تاج العروس میں سفید کیڑے کی طرح مچھلی بتایا ہے۔

جوہری (متوفی: 393ھ) نے الصحاح (2351/6) میں لکھا ہے: الاربیان بکسر الھمزہ، ضرب من السمک بیض کالدود (اربیان، ہمزہ کے کسرہ کے ساتھ، ایک قسم کی مچھلی جو سفید کیڑا کی طرح ہے)

کمال کی بات ہے علامہ مجد فیروز آبادی (متوفی: 817ھ) جو کہ حنفی المسلک ہیں انہوں نے القاموس المحیط کے اندر

لکھا ہے: الاربیان بالکسر: سمک۔ یعنی اربیان (جھینگا) مچھلی ہے۔

اس طرح بے شمار لغت کی کتابوں سے حوالہ دیا جاسکتا ہے۔ کتب لغت کے علاوہ مختلف علوم وفون کی کتابوں میں بھی اسے ایک مچھلی ہی مانا گیا ہے۔

ابوہلال عسکری (متوفی: 395ھ) نے "التلخیص فی معرفۃ اسماء الاشیاء میں اربیان (جھینگا) کو ایک چھوٹی مچھلی کہا ہے۔ ابوالعلاء معری (متوفی: 449ھ) نے "رسالۃ الملائکۃ" میں <وھو ضرب من السمک> کے ذریعہ اسے مچھلی قرار دیا ہے۔

یاقوت الحموی (متوفی: 626ھ) نے معجم البلدان میں بھی مچھلی کی قسم کہا ہے۔

مذکورہ بالا مختصر حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ قدیم وجدید لغت اور مختلف علوم کی کتاب میں جھینگا مچھلی ہی مانی جاتی ہے۔ ساتھ ہی یہ عرف عام میں بھی مچھلی سے ہی متعارف ہے۔ اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ جھینگا مچھلی مارکیٹ میں ملتی ہے نہ کہ گوشت کی دوکان پہ اور ہوٹلوں میں بھی مچھلی کی فہرست میں شامل ہے۔

حنفیہ کے یہاں سمندر کی ساری مچھلیاں حلال ہیں۔ امام سرخسی نے "المبسوط" میں لکھا ہے: جمیع انواک السمک حلال یعنی ہر قسم کی مچھلی حلال ہے۔ گویا حنفی فقہ کی روشنی میں بھی جھینگا حلال ہے۔ چنانچہ حنفی عالم ظفر احمد عثمانی تھانوی رحمہ اللہ نے اعلاء السنن جلد 17 صفحہ 199 پر لکھا ہے: وبالجملۃ فکل ماکان من جنس السمک لغۃ وعرفا فھو حلال بلا خلاف کالسقنقور والروبیان ونحوھما. (منجملہ جو لغت اور عرف میں مچھلی ہو وہ بغیر اختلاف کے حلال ہے جیسے کوتری, جھینگا اور ان جیسی۔)

لغت کی کتاب، کتب طب وحیوان، عرف عام میں جھینگا مچھلی ہے یہ ثابت ہوگیا،اسی طرح حنفی اہل لغت نے بھی اسے مچھلی لکھاہے اور ساتھ ہی مشہور حنفی عالم نے بصراحت جھینگا حلال لکھاہے ۔ نیز قرآن وحدیث کی روشنی میں جھینگا حلال ہے وہ پہلے ہی ثابت کیاگیاہے بلکہ یہاں تک قرآن سے ثابت ہے کہ مچھلی کے علاوہ پانی پہ منحصر سارے حیوان حلال ہیں۔ساتھ ہی کھانے پینے کی چیز میں اصل حلت ہی ہے سوائے اس کے جس کو نام لیکر حرام کہاگیاہو۔ جھینگاان حیوان میں سے نہیں جن کی ممانعت آئی ہے گویاقاعدے کی روسے بھی اس کا حلال ہوناثابت ہے۔

****

نوٹ:اسے خود بھی پڑھیں اوردوسروں کو بھی شیئر کریں۔

مزیددینی مسائل،جدیدموضوعات اورفقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں۔

Maqubool Ahmed

SheikhMaqubolAhmedFatawa.

00966531437827

Maquboolahmad.blogspot.com

islamiceducon@gmail.com

Online fatawa salafia Maqbool Ahmed salafi

2 November 2020